شہید انقلاب

تو فکر کی علامت و تدبر کا تھا پیکر
تیرے کوزے میں تھا دریا پر جذبوں میں تلاطم

تو نے جذبوں کو دی تحریک پر افکار کو تدبیر
تو نے غیرت کو سراہا پر اسے حکمت سے سنوارا

تیری فکر، تیرے ضبط، تیرے تحمل کے سب مداح
محتاج ہے روٹی کہ تو آٹے میں نمک ہے

کمر بستہ ہیں سب ساتھی کہ تحریک نہ مٹ پائے
تیرے خون کے قطروں نے ان سب کو جلا بخشی

نادان تھے، بے بس تھے، انجان تھے یہ سب
ان دانستہ مظالم کا مقدر ہے تباہی

عدیل شاہ
ستمبر ۲۰۱۰
واشنگٹن